بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۴۵

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

الفضل

خطبہ نمبر (۱۶)

قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر

یوم سہ شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۹½ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل دن میں کھانسی کی تکلیف میں کمی رہی۔ لیکن پرسوں کی نسبت بخار زیادہ رہا۔ یعنی درجہ حرارت ۳ء۱۰۱ تک ہو گیا۔ جو شام کے قریب ۶ء۹۹ ہو گیا۔ رات کو خشک کھانسی کی تکلیف زیادہ رہی۔ آج ۹ بجے صبح درجہ حرارت ۳ء۹۸ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو بخار پیچش اور کمزوری کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

کل نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری تبلیغی دورہ پر بھیجے گئے ہیں۔ کل کھاجوں ضلع جالندھر سے میاں جمال الدین صاحب موصی کی نعش یہاں لائی گئی۔ حضرت

جلد ۳۱ | یکم ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ | یکم ماہ جون ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۲۸

خطبہ جمعہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت اُم المومنین مدظلہما العالی کے لئے

خاص طور پر دُعا کی تحریک

از حضرت مولوی شیر علی صاحب

(فرمودہ ۲۸۔ مئی ۱۹۴۳ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بہت دنوں سے بیمار ہیں۔ آج تیسرا جمعہ ہے۔ کہ ہم آپ کے خطبہ اور آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے محروم ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم یعنی اگر تم میری نعمتوں پر شکر ادا کرو گے۔ تو میں ان نعمتوں کو اور بڑھاؤں گا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وجود بھی ہمارے لئے

ایک اتنی عظیم الشان نعمت

ہے کہ ہم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ آپ کے کاموں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ کا وجود نہ صرف اسلام اور احمدیت کے لئے بلکہ دنیا کے لئے ایک بیش بہا نعمت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نعمت کی قدر کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب تم کسی نعمت کی قدر کرو گے تو میں اس نعمت کو تمہارے لئے اور بھی لمبا اور زیادہ کر دوں گا۔ لیکن اگر ہم اس نعمت کی قدر کرتے ہیں۔ تو اس کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اس قیمتی وجود کے لئے کثرت سے دعائیں کریں۔ ہم میں سے ہر ایک مرد۔ عورت اور بچے کو چاہیئے۔ کہ اپنی نمازوں میں۔ نماز کی ہر ایک رکعت میں اور نماز کے باہر بھی

التزام کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دُعا

کرتا رہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے حضور تمام جماعت کی متحدہ آواز پیش ہو۔ کیونکہ متحدہ آواز اپنے اندر زیادہ قبولیت رکھتی ہے۔ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ جتنا عظیم الشان کوئی مقصد ہو۔ اس کے حصول کے لئے اتنی ہی زیادہ کوشش اور محنت کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے حضور کی عظمت اور اہمیت کے مطابق دعا ہونی چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا آنے والی بلاؤں اور آفات کو روک دیا کرتی ہے۔ ہاں شرط یہ ہے۔ کہ انسان جلدی نہ کرے۔ اور ناامید نہ ہو جائے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو قادر سمجھ کر پورے یقین کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ اگر انسان ایسا کرے۔ تو دعا اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے۔ کیونکہ دعا کو تو اللہ تعالیٰ نے

اپنے وجود کی دلیل

ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ یعنی جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں۔ تو تو ان کو کہدے۔ کہ میں ان کے قریب ہوں۔ اور ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون۔ پس ان کو چاہیئے۔ کہ وہ میرے حکموں کو قبول کریں۔ اور میری قدرتوں اور طاقتوں پر ایمان لائیں۔ تا وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ دعاؤں کی قبولیت کے زیادہ حقدار ہو جائیں۔

الغرض ہم سب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت و درازی عمر کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ یہ دعا قادیان کے احباب تک محدود نہ ہونی چاہیئے۔ بلکہ چاہیئے کہ باہر کی جماعتیں بھی اپنی اپنی جگہ التزام اور باقاعدگی سے دعا کریں۔ پھر دعا کے ساتھ ساتھ

انفرادی اور اجتماعی طور پر صدقات

بھی دیئے چاہئیں۔ کہ یہ چیز بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے اور دعا کی قبولیت کے لئے بہت مفید ہوتی ہے۔ بہتر ہو کہ یہ صدقات اجتماعی طور پر دیئے جائیں یعنی ایک محلہ یا ایک شہر یا ایک گاؤں کے لوگ مل کر صدقہ دیں۔ اور ان صدقات کو مفید محل پر خرچ کریں۔ جو شخص فاقہ سے ہوں۔ ان کو کھانا کھلانا بھی مفید ہوگا۔ نیز ان صدقات سے

غرباء کو کپڑے

بھی دیئے جا سکتے ہیں۔ اور جو غرباء مقروض ہوں ان کے قرضے ادا کئے جا سکتے ہیں۔ اور جو لوگ تنگ دست ہوں۔ ان کے لئے غلہ بھی مہیا کیا جا سکتا ہے۔ غرض ان صدقات کو مفید طور پر خرچ کرنا چاہیئے۔ تا ان سے غرباء کو معتدبہ فائدہ پہنچ سکے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرا وجود جو ہمارے لئے

خاص برکت اور رحمت کا موجب

ہے۔ وہ حضرت ام المومنین ہیں۔ آپ کے مقدس وجود کے لئے بھی ہمیں دعاؤں میں غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔ پھر ایک اور ضروری دعا بھی ہے جس کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کئی بار توجہ دلا چکے ہیں۔ اور وہ یہ کہ یہ زمانہ بہت ہی بڑے مصائب اور خطرات کا زمانہ ہے۔ اور ایک خطرناک عذاب تمام عالم پر ایک جنگ کی شکل میں نازل ہوا ہے اس کے بد اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے حضرت امیر المومنین نے ہمیں جو دعائیں سکھائی ہیں۔ انہیں بھی التزام کے ساتھ کرتے رہنا چاہیئے حدیث شریف میں ہے۔ کہ جو شخص تکلیف میں اپنی دعا کو منظور کرانا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ آرام کے دنوں میں کثرت سے دعا کرے۔ پس گو ابھی دوسرے ممالک کی نسبت ہم آرام میں ہیں۔ لیکن اس حدیث نبوی کے مطابق ہمیں ان دنوں خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور ان دعاؤں کو بھی کثرت کے ساتھ جماعت کے تمام افراد کو پڑھنا چاہیئے۔ تا جب خدا تعالیٰ اپنے عرش سے نظر کرے تو دیکھے۔ کہ جماعت کے تمام افراد اس دعا میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اس کا رحم ہماری جماعت کے لئے جوش میں آئے۔ پھر ہمارے جو بھائی

غیر ممالک میں اور ہندوستان میں تبلیغ کے کام پر

لگے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے اور ان تمام بھائیوں کے لئے جو بحری۔ بری اور ہوائی فوج میں یا کسی اور کام میں باہر گئے ہوئے ہیں۔

ان سب کے لئے بھی دعا کرنا ہمارا فرض ہے حدیث میں ہے۔ کہ جو مومن دوسرے مومن کے لئے غیب میں دعا مانگتا ہے۔ فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ اور اس کے لئے بھی وہی دعا مانگتے ہیں۔ پس یہ دعا بھی خدا کے نزدیک مستجاب ہوتی ہے۔ پس ہمیں حضرت امیر المومنین حضرت ام المومنین۔ پھر اس زمانہ کے فتنہ و فساد کے دور ہونے

اسلام کی اشاعت کے لئے

اور اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے بھی دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ نہ صرف قادیان کی جماعت کو بلکہ باہر کی جماعتوں کو بھی تاکہ اللہ تعالےٰ کے حضور ہماری متحدہ درخواست پیش ہو۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت وعافیت کے لئے

دعا کرنے کا ایک طریق

یہ بھی ہے۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بہت درود پڑھا کریں۔ درود کیا ہے، درود کا مطلب یہی ہے۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کی آل کی ترقی مدارج اور اسلام کی ترقی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور اس دعا میں حضرت امیر المومنین کی صحت اور درازیٔ عمر کی دعا بھی آجاتی ہے۔ کیونکہ آپ کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو ترقی ہو رہی ہے۔ پس اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے ہوئے یہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ آپ کی صحت اور عمر میں اللہ تعالےٰ برکت دے۔ اور آپ کے وجود کے ذریعہ اسلام کی نصرت اور تائید فرمائے۔ یہ بڑی جامع دعا ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ کے نام کی بلندی اسلام اور احمدیت کی اشاعت اس کے دین کے خادموں کی صحت وعافیت اور درجات کی بلندی وغیرہ

ساری دعائیں

آجاتی ہیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سخت بیمار ہو گئے۔ حتیٰ کہ زندگی کی کوئی امید نہ رہی۔ اس حالت میں آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ دعا سکھائی گئی۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صلی علیٰ محمد وآل محمد۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند ہونا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کی پاکیزگی اور عظمت دنیا پر ظاہر ہونی تھی۔ اس لئے ان کلمات میں یہ دعا سکھائی گئی۔ کہ آپ کی زندگی کے دن لمبے ہوں۔ تا آپ کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی عظمت اور بزرگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی شان دنیا میں زیادہ سے زیادہ ظاہر ہو۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ذریعے بھی چونکہ

اسلام کی ترقی

اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بلند ہو رہا ہے۔ اس لئے درود میں آپ کی درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا شامل ہے۔ پس ہمیں درود شریف کے ذریعہ بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے

التزام کے ساتھ اور متفق ہو کر دعا

کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور لمبی عمر عطا کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پروگرام دورہ مبلغین

قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور گیانی واحد حسین صاحب ۳۰ مئی سے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ ہیزم ضلع ہوشیارپور کے مناظرہ پر ان کے ساتھ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور مولوی سید احمد علی صاحب بھی کام کریں گے

شاہدرہ	۳۰ مئی ۱۹۴۳ء
ہیزم ضلع ہوشیارپور	۲ جون
براستہ اسٹیشن سنورہ مناظرہ غیر احمدیوں سے	
نکووال ضلع انبالہ	۵-۶ جون
لدھیانہ	۸-۹ جون
بنگہ ضلع جالندھر	۱۰-۱۱ جون
مہت پور مکیریاں	۱۳-۱۴ جون

ناظر دعوۃ وتبلیغ

طلباء احمدیہ ہوسٹل لاہور قادیان میں

قادیان ۳۰ ماہ ہجرت۔ کل شام کی گاڑی طلباء احمدیہ ہوسٹل قادیان تشریف لائے۔ آج باوجود زیادہ علالت کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے طلباء کو ملاقات کا شرف بخشا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے طلبائے احمدیہ ہوسٹل نے میچ کھیلے شام کو مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اجلاس عام منعقد ہوا۔ جس میں ۵ طلباء احمدیہ ہوسٹل اور قادیان کے دو نوجوانوں نے "کیا دنیا ترقی کی طرف جا رہی ہے یا تنزل کی طرف" کے موضوع پر تقاریر کیں ؀

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں ضروری اطلاع

الفضل مؤرخہ ۲۷ خطبہ نمبر کے ان خریدار اصحاب کی خدمت میں وی۔ پی روانہ کیا گیا ہے جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا بیس جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام احباب سے جن کی خدمت میں وی۔ پی پہنچے۔ التماس ہے۔ کہ وہ وصول فرما کر ممنون فرمادیں ؀

(مینیجر)

تقرر مجالس انصاراللہ وعہدہ داران متعلقہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں مجالس انصاراللہ قائم کی گئی ہیں۔ اور ان کے عہدہ داران کا تقرر بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

نیز احباب جماعت متعلقہ سے درخواست ہے کہ ان عہدہ داران کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) مجلس انصاراللہ۔ بڈھرانجھا۔ ڈاک خانہ خاص ضلع شاہپور۔ اس مجلس کا زعیم میاں شمس الدین صاحب کو مقرر کیا گیا ہے۔

(۲) مجلس انصاراللہ لدھیانہ۔ اس مجلس کے زعیم چوہدری غلام قادر خاں صاحب سیکرٹری کوآپریٹو سوسائٹی اور سکرٹری مولوی محمد حسن صاحب عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول لدھیانہ کو مقرر کیا گیا ہے۔

(۳) مجلس انصاراللہ۔ آسنور۔ کشمیر۔ مجلس مذکورہ کے لئے ابھی تک زعیم کا تقرر نہیں ہوا۔ البتہ سکرٹری مولوی حبیب اللہ صاحب مقرر کئے گئے۔

خاکسار: عبدالرحیم درد جنرل سیکرٹری مرکزی مجلس انصاراللہ

مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر کا وقار عمل

مورخہ ۲۲ شہادت ۱۳۲۲ ہش کو مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر نے پہلے سے تیار شدہ پروگرام کے مطابق موضع ارکھے منج جو امرتسر شہر سے ساڑھے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے وقار عمل منایا۔ موضع مذکور میں پہلے سے اطلاع بھجوا دی گئی تھی۔ اراکین صبح ساڑھے دس بجے روانہ ہو کر ساڑھے بارہ بجے مقام مذکور پر پہونچ گئے۔

اہل دیہہ کے اصرار پر پہلے جلسہ کیا گیا۔ جو چار گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس جلسہ میں بابو نذیر احمد صاحب اور ان کے قائد مجلس سید بہاول شاہ صاحب نے تقریر کی۔ اور سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد نصف گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ گاؤں کے نمبردار صاحب نے جو سکھ تھے حاضرین سے کہا کہ احمدیوں کے خیالات بہت اچھے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

بعد ازاں چودھری غلام محمد صاحب نے پنجابی میں تقریر کی۔ جس میں حاضرین کو خشیت اللہ پیدا کرنے کی تلقین کی۔ اراکین نے جلسہ کے اختتام پر اپنا عہد نامہ دہرایا۔ جس کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ جلسہ کے بعد نمازیں ادا کرنے سے پہلے مسجد کی اچھی طرح صفائی کی۔ لیمپ کے داغ دھوئے اینٹوں کو ترتیب دیا۔ صفیں درست کیں۔ اور لوگوں کو صفائی کے طریق بتائے۔ گذشتہ سال مجلس کے ایک وقار عمل کے نتیجہ میں سات افراد نے بیعت کی تھی۔ اور جماعت قائم ہو گئی تھی۔ اس مرتبہ بھی دو آدمیوں کے بیعت کرنے کی امید ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ چھ بجے شام ۱۵ اراکین پر مشتمل قافلہ روانہ ہو کر ۸ بجے شام امرتسر واپس پہنچا۔ پرمرکزیہ

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ

الفضل نمبر ۱۲۲ میں نتیجہ امتحان میٹریکولیشن میں میرے نمبر ۹۹ ۴ کے بجائے ۲۹ ۴ درج ہو گئے ہیں۔ خاکسار فضل احمد

سیرالیون میں تبلیغ اسلام

اعلیٰ سرکاری حکام کو تبلیغ

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ انچارج سیرالیون لکھتے ہیں۔ میں کہتا تھا کہ جناب گورنر صاحب سیرالیون یہاں تشریف لائے۔ اس موقعہ پر میں نے انہیں ایک چٹھی لکھی اور کتاب تحفہ شہزادہ ویلز ان کی خدمت میں بھیجی۔ چٹھی میں گورنمنٹ سے استدعا کی گئی کہ اسلام اور عیسائیت کی مذہبی جدوجہد کے متعلق گورنمنٹ ہمیشہ غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کرے۔ اور عرض کیا گیا کہ احمدیت دنیا کا آئندہ مذہب ہے۔ اور یہ ایسی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔ اسلئے جناب گورنر صاحب ضرور ایک دفعہ اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔ ہمارے ایک احمدی پیراماؤنٹ چیف نے بتلایا کہ ڈسٹرکٹ کمشنر نے ہماری اس چٹھی کی اپنے عملہ کے سامنے بہت تعریف کی۔ گذشتہ دنوں میں نے سیرالیون کے چیف جسٹس کی خدمت میں بھی کتاب تحفہ شہزادہ ویلز پیش کرتے ہوئے انہیں ایک تبلیغی چٹھی لکھی تھی۔ ابھی ابھی ان کی طرف سے جواب ملا ہے۔ جس میں آپ نے سلطنت برطانیہ کی مسلم آبادی سے دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ اور جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق نہایت شاندار الفاظ استعمال کرتے ہوئے لکھا کہ گذشتہ سال کے آخر میں جبکہ مغربی افریقہ کے تینوں چیف جسٹس لیگوس میں اپیل کورٹ کے موقعہ پر حاضر تھے۔ چوہدری صاحب موصوف سے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ کینما میں پیراماؤنٹ چیفوں سے ملاقات کر کے انہیں تبلیغ کی گئی۔ کینما میں دو آدمی احمدیت کے قریب ہیں۔

علماء کو تبلیغ

۱۳ ماہ تبلیغ کو خاکسار دو طلباء اور الفا ابراہیم ذکی افریقن مبلغ کے ہمراہ ریاست ٹونگیا کی طرف روانہ ہوا۔ جو ۳۰ میل کا پیدل سفر ہے اس علاقہ میں بعض لوگ گذشتہ دو سال سے احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ مگر ہمیں ان کے وجود کا کوئی علم نہ تھا۔ ریاست کے پیراماؤنٹ چیف نے مخالف علماء کی انگیخت پر احمدیوں کو دھمکی دی تھی۔ کہ اگر وہ احمدیت نہ چھوڑیں گے۔ تو انہیں سزائے جرمانہ کے علاوہ قید کیا جائے گا۔ اور اگر پھر بھی ارتداد اختیار نہ کیا۔ تو ریاست سے اخراج کی سزا دی جائیگی۔ چنانچہ ۲۱ کو ہم لوگ ۸ میل کا سفر طے کر کے ایک گاؤں کردما میں پہونچے۔ اور اہل قریہ کو بعد نماز عشاء اسلام کا پیغام پہونچایا۔ ۲۲ کو کردما سے پانڈیبو پہونچے۔ اس گاؤں میں کومینڈی قوم کے بہت سے علماء رہتے ہیں۔ اور اسی قوم کے دو مقتدر علماء ایک سال سے احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ یہ قوم بہت عرصہ تک اسلام کے اس ملک میں داخل ہونے کا موجب ہوئی تھی۔ اور اب ہماری کوشش ہے کہ یہ لوگ احمدیت قبول کر کے سارے کے سارے ملک میں اسلام اور احمدیت پھیلانے کا ذریعہ بنیں۔ چنانچہ سب علماء کے رئیس کو بڑی تفصیل سے تبلیغ کی گئی۔ اور استخارہ کی تاکید کی۔ اسی موقعہ پر بعض علماء جمع ہو گئے۔ اور ایک لیکچر کی صورت پیدا ہو گئی چونکہ اکثر علماء ایک دوسرے گاؤں میں درس القرآن کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ہم بھی ۲۳ کو وہاں پہونچ گئے۔ اور بعد نماز عشاء سب علماء کو جو مختلف مقامات سے آئے ہوئے تھے۔ احمدیت کی دعوت دی۔ افسوس کہ بعض لوگوں کے اکسانے پر ان لوگوں نے نہ تو سوالات ہی کئے۔ اور نہ حق کو قبول کیا۔ البتہ بالاتفاق ہمارے پیغام کو رد کر کے ہمیں اپنی جائے رہائش پر چلے جانے کی نصیحت کرنے لگے۔ ہم نے ان کی باتوں کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ اور رات کے ۱۲ بجے تک لیکچر گاہ میں متلاشیان حق کو تبلیغ کرتے رہے اس موقعہ پر الفا ابراہیم ذکی نے نہایت جرأت سے حملہ مخالفین کا خوب ہی مقابلہ کیا۔ اور بفضلہ تعالیٰ باوجود دعوئ علم کے کوئی شخص آپ کے سامنے کھڑا نہ ہو سکا۔ چونکہ یہ لوگ سارا دن درس القرآن میں گزارتے۔ اس لئے ہمیں لوگوں سے ملاقات اور گفتگو کا موقعہ نہ مل سکتا تھا۔

ایک ایمان افروز ملاقات

اگلے روز وہاں سے روانہ ہو کر ریاست ٹونگیا کے ایک گاؤں ٹینیاہوں میں پہونچ گئے یہاں ۳۰ کے قریب احمدی ہیں۔ جن کا ہمیں پہلے بالکل علم نہ تھا۔ یہ لوگ ہمیں دیکھ کر اس قدر خوش ہوئے۔ کہ بیان نہیں کیا جا سکتا اور ان کی یہ خوشی جو محض للہ تھی۔ میرے لئے بہت اطمینان اور فرحت کا موجب ہوئی اور مجھے اکتوبر ۱۹۳۹ء کا وہ دن یاد آ گیا جب میں تن تنہا ملک سیرالیون کی بندرگاہ فری ٹاؤن میں پہونچا۔ شام کا وقت تھا۔ اور میں فری ٹاؤن کے بازاروں میں اس تلاش میں گھوم رہا تھا کہ رات کہاں بسر کی جائے۔ اور میرا سارا سامان بندرگاہ میں محض اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں پڑا تھا۔ اس ملک میں صرف ایک احمدی تھا جس نے ۱۹۱۸ء میں انگریزی تفسیر القرآن پارہ اول کا مطالعہ کر کے احمدیت قبول کی ہوئی تھی۔ لیکن وہ بھی کسی وجہ سے اس روز مجھے نہ مل سکا۔

مخالفین کی ضرر رسانی انسداد

اس ریاست میں احمدیت کے پہونچنے کا موجب ایک نوجوان ہے۔ جس کا نام الفا ابوبکر ہے یہ شخص ۱۹۴۰ء میں پہلی دفعہ بانڈاجوما میں گیا۔ احمدی ہوا تھا۔ اور بعد میں برادرم مولوی محمد صدیق صاحب سے کچھ عرصہ تک تعلیم حاصل کرتا رہا۔ اور آجکل ایک اور دور دراز علاقہ میں مقیم ہے۔ اور وہاں بھی اس نے ایک دو جماعتیں قائم کی ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ہم نے ٹینیاہوں میں دو روز اس نئی جماعت کی تربیت میں گزارے پیراماؤنٹ چیف کے ناجائز حکم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہم لوگ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے رہے۔ میری آمد سے پہلے احمدی اپنے اپنے گھروں میں خفیہ طور پر الگ الگ نماز پڑھتے تھے۔ حالانکہ امام مسجد اور جملہ مسلم آبادی سوائے گاؤں کے نمبردار کے احمدی ہو چکی تھی ۲۴ ماہ تبلیغ کو ہم لوگ ٹینیاہوں سے گوراہوں جو ریاست کا مرکز ہے پہونچے۔ پیراماؤنٹ چیف اور جملہ اکابرین غیر معمولی طور پر سرد مہری سے پیش آئے۔ ان لوگوں کی نیت احمدیوں کو دھمکا کر مرتد کرتے یا پے در پے جرمانے کر کے ان کے اموال پر قبضہ کرنے کی تھی۔ لیکن میں نے تین ہفتہ سے ضلع کے ڈسٹرکٹ کمشنر کے ہاں شکایت کی ہوئی تھی۔ ڈسٹرکٹ کمشنر نے تاحال مجھے تو کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن چیف کو کہلا بھیجا۔ کہ کسی شخص کو مذہبی اختلافات کی بناء پر کوئی سزا نہ دی جائے۔ جس دن ہم گوراہوں پہونچے۔ اسی روز ڈی۔سی کا پیغام چیف کو ملا۔ جو اس کی مزید ناراضگی کا موجب ہوا۔ ہم نے اسی روز علی الاعلان مسجد میں نماز جمعہ ادا کی۔ ہم سے پہلے غیر احمدیوں نے نماز پڑھی اور پھر ہم نے باجماعت نماز ادا کی۔ شام کو جملہ مسلمانوں کو مسجد میں جمع کر کے میں نے وعظ کیا۔ جس کا نہایت خوشگوار اثر ہوا۔ اگلے روز ایک پبلک لیکچر دیا۔ اور چیف اور احمدیوں کے درمیان صلح صفائی کرائی۔ بعض اور لوگوں سے بھی احمدیوں کے کچھ تنازعات تھے۔ جن کی تہ میں صرف احمدیت سے بغض کام کر رہا تھا۔ وہ بھی باہمی سمجھوتہ سے سلجھائے۔ بعد میں چیف اور اکابرین کا رویہ رو بہ اصلاح ہو گیا۔ ۲۸ کی صبح کو پھر میں نے مسجد میں وعظ کیا۔ اور اسی روز گوراہوں سے واپس ٹینیاہوں پہونچ گیا۔ راستہ میں ایک گاؤں میں غیر احمدی علماء سے ملاقات کی شام کو ٹینیاہوں میں لیکچر دیا۔ اور مسجد میں بعد نماز احمدیوں کو تربیتی وعظ کیا یکم احسان کو ہم لوگ ٹینیاہوں سے ایک اور گاؤں میں گئے جس کا نام بونگو ہے۔ پہونچے یہاں بھی مختصر سی احمدیہ جماعت ہے۔ اور امام مسجد بھی جو ایک جید عالم ہے۔ احمدی ہے یہاں بھی رات کو لیکچر دیا۔ اور احمدیوں کی تربیت کی۔ اس ملک کے جملہ مسلمان مالکیہ مذہب کے پابند ہونے کی وجہ سے ہاتھ کھلے چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی بدعات ان لوگوں نے نماز کے ساتھ شامل کر رکھی ہیں۔ اس وجہ سے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا گویا احمدیت کا امتیازی نشان مشہور ہو گیا ہے۔ اور احمدی لوگ جب بدعات کو نماز سے دور کرتے ہیں۔ تو اب صحیح اسلامی نماز کا نام اس ملک میں احمدیہ نماز مشہور ہو گیا ہے۔ اور جو چیف بھی ہمارے خلاف اٹھتا ہے یہی کہتا ہے کہ جو شخص احمدیہ نماز ہماری ریاست میں پڑھیگا۔ اسے سزا دی جائیگی۔

ایک نئے علاقہ میں احمدیت

چند روز کو ہم لوگ بونگو سے ایک دوسری ریاست کو یا کے مرکز باوماہیں پہونچے۔ کیونکہ ہم نے سنا تھا۔ کہ اس ریاست کے پیراماؤنٹ چیف نے بھی احمدیوں کو باجماعت نماز سے روکا ہوا ہے۔ چنانچہ چیف سے ملاقات ہوئی۔ اور میں نے مذہبی آزادی کا مطالبہ کیا۔ تو چیف نے نہایت متکبرانہ لہجہ میں کہا۔ کہ اس ریاست کا امام میں خود ہوں۔ اس لئے جو شخص احمدیوں کی طرح نماز ادا کرے گا۔ اسے ۵ پونڈ جرمانہ اور ریاست سے اخراج کی سزا دی جائیگی۔ میں نے اسے بہت سمجھایا۔ مگر اس نے ایک نہ سنی کہنے لگا۔ بت پرست اس ریاست میں رہ سکتا ہے۔ احمدی نہیں رہ سکتا۔ سوائے اس کے کہ خفیہ طور پر اپنے گھر میں نماز پڑھے الفا ابراہیم ذکی آخر یہی مبلغ اسی ریاست کے باشندہ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں علی الاعلان باجماعت نماز اس گاؤں میں پڑھونگا چیف جو چاہے کرے۔

چنانچہ ہم نے علانیہ طور پر نماز پڑھی چیف نے خود ہمیں نماز پڑھتے دیکھا۔ مگر کسی سے کوئی پرسش نہ کی۔ ہم باوما سے اس ریاست کے ایک اہم گاؤں جوئی میں پہونچے۔ جہاں کا امام مسجد احمدی ہے۔ لیکن چیف کے دھمکانے کی وجہ سے تقریباً ایک سال سے مسجد میں کوئی نماز نہیں پڑھتا۔ احمدی اپنے گھروں میں خفیہ طور پر نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن میرے کہنے پر اب احمدیوں نے پھر باجماعت نماز شروع کر دی ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اگر چیف کسی کو سزا دے تو گورنمنٹ کے ہاں شکایت کی جائے۔ یہاں قانون ہے کہ چیف لوگ دو ہفتہ سے زیادہ کسی شخص کو ڈی۔سی کی اجازت کے بغیر جیل میں نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے جملہ احمدیوں کو ہدایت ہے کہ مخالف چیفوں کی دھمکیوں سے نہ ڈریں۔ اور جیل میں جانے کے لئے تیار رہیں۔ اور جب معاملہ ڈی۔سی کے پاس پہنچے تو بے خوف ہو کر حقیقت حال بیان کریں جوئی کے احمدی بھی مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ ہم نے جوئی میں دو روز قیام کیا۔ اور جماعت کی تربیت کے علاوہ انفرادی تبلیغ بھی کی۔ لیکن پیرامونٹ چیف کے خوف سے لوکل چیف نے لیکچر کا انتظام نہ کیا۔ میں نے جوئی سے ضلع کے ڈی۔سی کو باوما کے پیرامونٹ چیف کے خلاف شکایت لکھی۔ اور ایک خاص پیغامبر کو یہ چٹھی دے کر قریب ترین ڈاک خانہ میں بھیجا جس کے لئے اسے ۷۰ میل پیدل چلنا پڑا۔ ۵ ماہ احسان کو ہم لوگ جوئی سے روانہ ہو کر بلاما پہونچ گئے۔ اور اسی طرح ۱۶ دن میں ۷۰ میل پیدل چلنا پڑا فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک سیہ سارے کا سارا سفر نئے علاقہ میں کیا گیا۔ اسی علاقہ کا مخلص ترین احمدی جو ایک جید عالم ہے۔ عنقریب ملک لائبیریا کی طرف ۲ ماہ کے لئے روانہ ہونے والا ہے۔ اس طرح بفضلہ تعالیٰ لازمی طور پر احمدیت کا بیج انشاء اللہ العزیز اس آزاد افریقی ملک میں بویا جائے گا۔

۷ ماہ احسان کو ہم لوگ بلاما سے پیدل روانہ ہو کر یاڈو پہونچے۔ جو احمدیت کا اہم مرکز ہے۔ لوکل جماعت یہاں اپنے خرچ پر دار التبلیغ تیار کر رہی ہے۔ دو دن جماعت کی تربیت میں صرف کئے۔ ڈوڈو کی مسجد میں گزشتہ سال ایک دلچسپ واقعہ ہوا۔ ایک عرب ایک روز اچانک کہیں باہر سے گاؤں میں آگیا۔ اور مسجد احمدیہ میں جا کر یہ مطالبہ کرنے لگا۔ کہ عرب ہونے کی وجہ سے اسے خود امامت کی اجازت دی جائے۔ الفا ابراہیم زکی افریقن مبلغ اس وقت وہاں موجود تھے آپ نے کہا بے شک آپ عرب ہونے کی وجہ سے ہمارے ہاں معزز ہیں۔ لیکن سیدنا مہدی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے مسلمانوں کا امام مقرر کر دیا ہوا ہے۔ اور حضور کے خلیفہ نے یہاں اپنا نمائندہ کئی سال کا بھیجا ہوا ہے۔ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نمائندہ کا مقرر کردہ مبلغ ہوں۔ لہٰذا لازمی طور پر امامت کا فرض میرے ذمہ ہے۔ اور میری امامت باوجود میرے سیاہ فام ہونے کے آپ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوگی۔ اس پر عرب صاحب مسجد سے باہر چلے گئے۔ یہ سب گفتگو عربی میں ہوئی۔

مسلم بچوں کا ارتداد

۹ ماہ احسان کو ہم لوگ یاڈو سے پیدل ڈوڈو روانہ ہوئے۔ جو ۱۴ میل کا فاصلہ تھا۔ یہ ایک نئی جماعت ہے۔ جہاں مجھے اس وقت تک آنے کا موقعہ نہیں ملا ہم نے یہاں دو روز قیام کر کے دو پبلک لیکچر دیئے۔ اور نئی جماعت کی تربیت کی۔ یہاں عیسائیوں کی طرف سے کافی مخالفت ہوئی۔ پراٹسٹنٹ مشن سکول میں بعض مسلم طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ ان کے والدین کو لے کر ہیڈ ماسٹر سے ملاقات کی۔ اور گورنمنٹ کے قانون کے مطابق مطالبہ کیا۔ کہ مسلم طلباء کو عیسائیت کی تعلیم نہ دی جائے۔ ہیڈ ماسٹر نے پہلے تو میرے ساتھ لڑائی جھگڑے کی طرح ڈالی۔ لیکن بعد میں اقرار کیا۔ کہ مسلمان طلباء کو ان کے والدین کی اجازت کے بغیر اس نے بپتسمہ دے کر عیسائی بنایا ہوا ہے اور کہ اس کے نزدیک اب کبھی بھی ان بچوں کے لئے جائز نہیں۔ کہ کسی مسجد میں قدم رکھیں۔ اس پر ہم نے سکول کے منیجر کو چٹھی لکھی ہے۔ اور چٹھی کی نقل محکمہ تعلیم کو بھی بھیجی ہے۔ بلاما کے کیتھولک سکول کے خلاف بھی ہم نے اسی قسم کی کارروائی کی ہے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ نہایت باقاعدگی سے جملہ احمدی و غیر احمدی بچوں کو عیسائی مشنوں کے پنجوں سے نجات دلائیں وباللّٰہ التوفیق عیسائی مشنری صاحبان دھوکہ اور فریب سے مسلمانوں کی اولاد کو مرتد کر رہے ہیں اللھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ ڈوڈو کے پیرامونٹ چیف نے بھی مخالفانہ رویہ اختیار کیا۔ لیکن احمدی اکابرین کے ڈر سے کوئی شرارت نہ کر سکا۔

مورخہ ۱۱ کو ہم لوگ ایک اور ریاست میں جس کا صدر مقام پانگوما ہے گئے۔ اور پیرامونٹ چیف اور بعض اکابرین کو تبلیغ کی۔ عیسائی چیف نہایت شرافت سے پیش آیا۔ اگلے روز ہم ڈوڈو سے گوما پہونچے۔ راستہ نہایت دشوار گزار پہاڑیوں میں سے گزرتا تھا۔ گوما میں مسلمانوں کو مسجد میں وعظ کیا۔ اور جملہ اہل قریہ کے لئے کھلی ہوا میں لیکچر دیا۔

عیسائی مشنوں کے اثر کو زائل کرنے کی صورت

۱۳ کو ہم لوگ گوما سے بوجے بو پہونچے۔ اور اس طرح ۲۲ دن میں ہم نے ۱۱۳ میل پیدل سفر کیا فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک بوجے بو میں ۲ روز ٹھہرے۔ یہاں کا پیرامونٹ احمدیت سے دلچسپی رکھتا ہے وہ احمدی ہونا چاہتا ہے۔ مگر چونکہ چار سے زائد بیویوں کو ابھی اس نے نہیں چھوڑا۔ ہم نے اس وقت تک اس کی بیعت قبول نہیں کی۔ نماز باجماعت اور احمدیت کے لئے روپیہ خرچ کرنے دوسرے چیفوں کو احمدیت کی تبلیغ کرنے میں اور مخالف علماء کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ شخص پیش پیش رہتا ہے۔ میں نے چیف کو مشورہ دیا ہے کہ ریاست کے خرچ پر بوجے بو میں سکول کھولے۔ اور دینیات کے لئے ہم اپنے خرچ پر اسے معلم مہیا کر دیں گے۔ انشاء اللہ۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہو جائے۔ تو اس طرح اس ملک کی آئندہ نسل کو عیسائی مشنوں کے ناپاک اثر سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ جب میں پہلی دفعہ ۱۹۳۹ء میں بوجے بو پہونچا۔ تو یہ شخص محض ایک عیسائی طالب علم تھا۔ احمدیہ کتب کے نتیجہ میں یہ شخص مسلمان ہوا۔ اور اب ایک سال سے پیرامونٹ چیف ہے۔ اس نے میری تحریک پر سن رائز اور ریویو انگریزی کی خریداری منظور کی

چونکہ بوجے بو کا امام غفلت شعار ہے۔ اس لئے چیف نے میری تحریک پر بلاما کے ایک احمدی عالم کو بوجے بو میں رہائش اختیار کرنے اور احمدیہ مسجد کی امامت کی دعوت دی ہے ۱۶ کو خاکسار بذریعہ لاری بوجے بو سے بلاما پہونچا۔ اور احمدی احباب سے چھ گھنٹہ تک ریلوے سٹیشن پر جبکہ میں ٹرین کا منتظر تھا۔ ملاقات کی۔ اور ۳ احمدی علماء کو سورہ کہف کی تفسیر کے متعلق تفسیر کبیر میں سے کچھ سنایا۔ اور ایک احمدی سے کیتھولک سکول کے منیجر کو خط لکھوایا۔ کہ اس کے دونوں بچوں کو عیسائیت کی تعلیم نہ دی جائے سٹیشن پر ایک پادری نے اپنے علم کے گھمنڈ میں متکبرانہ لہجے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات بابرکات پر شدید حملہ کیا۔ جس کا جواب اسی وقت اینٹ کا جواب پتھر کی صورت میں دیا گیا۔ اور دشمن نے اپنی راہ لی۔ اسی روز رات کے آٹھ بجے خاکسار بذریعہ ٹرین بو پہونچ گیا۔

دو روز بو میں ٹھہر کر ۱۸ کو بذریعہ لاری باوماہوں پہونچ گیا۔ بو میں احمدی احباب جو مسجد اور دار التبلیغ بنوا رہے ہیں۔ اس کا معائنہ کیا۔ اور بعض ہدایات دیں۔ ہم نے بو کے لئے تقریباً ۴۰ پونڈ چندہ جمع کیا تھا۔ باوماہوں سے بھی اس غرض کے لئے مزید ۱۵ پونڈ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کو بھجوا دیئے ہیں۔ اس سفر میں اٹھائیس افراد نے احمدیت قبول کی۔

جماعت باوماہوں کا اخلاص

جماعت باوماہوں جس سے بوجہ کثرت کار ٹھیک ایک سال بعد مجھے ملاقات کا اب موقعہ ملا ہے اخلاص اور تعداد اور قربانی کی روح میں خوب ترقی کر رہی ہے۔ اور یہاں کی مسجد احمدیہ میں نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے ساڑھے تین سال کے عرصہ میں دو بار توسیع کی گئی۔ اور اب مسجد کی عمارت نہایت خوشنما ہے۔ اور احمدیہ سکول بھی ترقی کر رہا ہے۔ لیکن ٹرینڈ ٹیچر نہ مل سکنے کی وجہ سے ابھی تک۔ گورنمنٹ نے مالی امداد نہیں دی باوماہوں کی جماعت اور سکول نے جو ترقی کی ہے۔ اس میں برادرم محترم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل کی کوششوں اور جدوجہد کا ہی زیادہ تر دخل ہے۔ آپ نے سکول

کی عمارت میں بھی ایک کمرہ کی توسیع کروائی۔ مولوی صاحب موصوف آجکل نہایت محنت اور کامیابی سے ماگیورکا میں جو ایک بڑا شہر ہے۔ احمدیہ مسجد اور دارالتبلیغ بنوا رہے ہیں۔ اور تقریباً ۱۶۰ پونڈ چندہ احمدیوں اور غیر احمدیوں سے محض اپنے ذاتی اثر سے جمع کر چکے ہیں ایک حاجی پیرا مونٹ چیف نے جو لیجسلیٹو کونسل کا ممبر ہے ۳۵ پونڈ چندہ دیا۔ ۲۵ پونڈ ماگیورکا کے لئے اور ۱۰ پونڈ ماٹوٹو کا میں احمدیہ مسجد کے لئے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ان کے علاوہ ایک اور حاجی پیرامونٹ چیف نے جو احمدی نہیں۔ ۵ پونڈ چندہ دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء ماگورکا۔ بو۔ بار رہا ہوں بلکہ ساری کالونی اور پروٹیکٹوریٹ میں آجکل عیسائی مشن منظم طور پر ہماری مخالفت کر رہے ہیں اور حکومت کے ہاں بھی خفیہ طور پر شکایات بھیجتے رہتے ہیں اور بھی مختلف قسم کی مشکلات ہمیں درپیش ہیں۔ احباب درد دل سے دعاؤں سے مدد فرمائیں۔ ہم وقتاً فوقتاً کثرت سے تبلیغی لٹریچر ہندوستان سے منگواتے رہتے ہیں۔ جس کے بحفاظت یہاں پہنچنے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے جلسہ پر تبلیغ

لائل پور میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے اجلاس کے موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے مرکز سے ہندی اور گورمکھی لٹریچر منگوایا گیا۔ اور خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی پریذیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہاسبھا ڈاکٹر مونجے۔ راجہ نریندر ناتھ۔ ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ وغیرہ بڑے بڑے ہندو لیڈروں کو پہونچایا گیا۔ جسے انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔ چند افراد کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہونچایا گیا۔

ہندو لیڈروں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بہت زہر اگلا۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ صاحب نے کہا۔ کہ یہ پاکستان پاکستان کرتے ہیں۔ بے شک ان کو پاکستان دے دو۔ نتیجہ یہ نکلیگا کہ چند ہی سال میں ہندوستان اس قابل ہو جائے گا۔ کہ کیا پاکستان بلکہ افغانستان اور ایران اور عرب اور شام اور مصر پر حملہ کر کے ان پر قابض ہو سکے۔ نیز کہا کہ مسلمانوں کے دماغ میں گزشتہ تاریخ کے واقعات سمائے ہوئے ہیں۔ کہ بار بارہ ہزار آدمی کوسے کر آیا۔ اور ہندوستان پر قابض ہو گیا۔ آج لڑائی تلوار کی نہیں۔ آج مال اور دماغ کی لڑائی ہے۔ اور ان دونوں چیزوں میں ہندوؤں کو ایشور نے وافر حصہ عطا کیا ہے۔ ہندوؤں نے ہی مسلمان لیڈروں خصوصاً مسٹر جناح کو پریس کے ذریعہ شہرت دی ہے۔ یہ ان کی سخت غلطی تھی۔ اب ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے جلسوں اور لیڈروں کی نقل و حرکت اور تقاریر وغیرہ کا ذکر تک نہ کیا جائے۔ دیکھیں گے یہ کیسے مشہور ہوتے ہیں۔ غرضیکہ ڈاکٹر نارنگ اور ڈاکٹر مونجے صاحبان نے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بہت جوش دلایا۔

اس کانفرنس میں ہم نے تین سو ٹریکٹ تقسیم کئے۔ جنہیں لوگوں نے شوق سے پڑھا۔ یہاں کی مقامی سناتن دھرم سبھا کے زیر اہتمام خاکسار نے جو تقریر رام چندر جی مہاراج کی زندگی پر کی تھی۔ اس کا مقامی اخبارات "جاگرت" اور لائل گزٹ نے اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔

لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت

نور ہسپتال قادیان کے لئے ایک احمدی لیڈی ڈاکٹر کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ ناظر امور عامہ قادیان کے پتہ پر بھجوا دیں۔ درخواست میں عمر۔ قابلیت اور اپنے سابقہ تجربہ کا بھی ذکر ہو۔ نیز یہ کہ اس وقت وہ ملازم ہیں یا بیکار۔ اور وہ کم از کم کس تنخواہ پر یہاں آنے کو تیار ہیں۔

(ناظر امور عامہ)

پتہ مطلوب ہے!

خواجہ عبد الواحد صاحب انصاری سب انسپکٹر پولیس جو تھانہ کوڈنگل ضلع گلبرگہ ریاست حیدرآباد دکن میں ملازم تھے۔ وہاں سے تبدیل ہو کر کسی دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔ ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ یا اگر خود خواجہ صاحب موصوف کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ تو وہ مہربانی کر کے بہت جلد دفتر ہذا کو اطلاع دیں

ناظر بیت المال قادیان

یکم جون کو روزنامہ الفضل کے اُن خریدار اصحاب کے نام وی۔پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ جون ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب وی۔پی وصول فرما کر تعاون فرماویں۔ اُمید ہے۔ کہ کوئی دوست وی۔پی واپس کر کے دفتر کو نقصان پہنچانے کے مرتکب نہ ہونگے۔ (مینیجر)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لنڈن ۲۹ مئی۔ نیوز کرانیکل کا بحری نامہ نگار لکھتا ہے کہ دنیا کی تاریخ میں سب سے بڑا بحری کارنامہ ہونیوالا ہے۔ یہ کارنامہ یورپ کے براعظم پر فوج اتارنا ہے۔ برطانیہ کے بحری جہاز اس کیلئے تیار ہیں۔ پندرہ انچ کے دہانے والی توپوں سے مسلح جنگی جہاز۔ جہاز بردار جہازوں۔ کروزروں اور تباہ کن جہازوں کے ساتھ بحیرۂ روم میں محوری بیڑے کی کڑی نگرانی کر رہے ہیں۔ حملہ کی تمام تفاصیل طے کر لی گئی ہیں۔

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ گورنمنٹ ہند نے آج ایک نیا ڈیفنس آف انڈیا رول شائع کیا ہے۔ جس کی رُو سے آئندہ کیلئے سونے اور چاندی کا سٹہ بند کر دیا گیا ہے۔ اس قاعدہ کی خلاف ورزی کرنے والے کو ۵ سال قید۔ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ سٹے کا مطلب ایسے سودے ہیں۔ جنکی ڈیلیوری کسی آئندہ تاریخ پر کی جانی ہو۔ یہ تاریخ سودے کے دن سے پانچ روز آئندہ بھی ہو سکتی ہے۔ سونے اور چاندی میں تیزی مندہ لگانے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔

پشاور ۲۹ مئی۔ گورنمنٹ آف انڈیا کی ہدایت کے مطابق صوبہ سرحد کی نئی وزارت نے کانگرس قیدیوں اور نظر بندوں کو رہا کرنا شروع کر دیا ہے۔ پانچ چھ آدمی روزانہ رہا کئے جا رہے ہیں۔ صوبہ بھر میں ان کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب ہے۔

انقرہ ۲۹ مئی۔ پچھلے چند دنوں سے یونان اور ڈوڈکینز جزائر میں جرمن فوجوں اور جرنیلوں کی نقل و حرکت میں بہت سرگرمی پائی جاتی ہے۔ انہیں اندیشہ ہے کہ اتحادی اس رستے سے بلقان پر حملہ کرنے والے ہیں۔

استنبول ۲۹ مئی۔ یونان۔ تھریس و مقدونیہ میں کم سے کم پندرہ جرمن اور پانچ اطالوی ڈویژن جمع ہیں۔ یونان کے تمام ایسے مقامات پر حال ہی میں قلعہ بندیاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ جہاں اتحادیوں کے اترنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ یہ فوجیں اور بھاری توپخانہ میگنٹ لائن سے لا کر وہاں نصب کر دیا گیا ہے۔ بحیرہ ایڈریاٹک کے ساحلوں پر بھاری توپیں لگا دی گئی ہیں۔

چنگنگ ۲۹ مئی۔ برما روڈ بند ہو جانے کی وجہ سے چین کے ساتھ غیر ملکی سلسلہ خط و کتابت قدرے سست پڑ گیا تھا۔ اب چینی ترکستان میں واقعہ مرسینانگ اور ہندوستان کے درمیان براہ راست سلسلہ مراسلت قائم ہو گیا ہے۔ گویا اب چین اور ہندوستان اور دیگر ممالک کو جانے والی ڈاک بہت جلد جایا کرے گی پہلے یہ روس میں سے ہو کر آتی تھی۔

واشنگٹن ۲۹ مئی۔ نائب وزیر جنگ نے امریکی مزدوروں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جن امریکی فوجوں نے جزائر آٹو پر حملہ کیا ہے۔ ان کے پاس ایک خاص قسم کا ہتھیار ہے۔ جو بڑی محنت سے تیار کیا گیا ہے۔ جس وقت شمالی افریقہ پر حملے کا فیصلہ کیا گیا۔ تو اس وقت ایک جدید نوعیت کی ٹینک شکن توپ تیار کی گئی۔ جس کی تیاری پر پانچ ماہ صرف ہوئے۔ اگرچہ یہ ایک ناممکن کام تھا۔ مگر ہم نے ممکن کر کے دکھا دیا۔

پٹنہ ۲۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ بہار میں غیر کانگرسی کولیشن وزارت بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ اسی سلسلے میں مسٹر محمد یونس سابق وزیر اعظم نے بذریعہ ہوائی جہاز رانچی جا کر گورنر سے ملاقات کی۔ بہار پراونشل مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی میں بھی اس بات پر باقاعدہ طور پر غور کیا گیا ہے۔

دیناج پور ۲۹ مئی۔ ایک لاکھ ۳۴ ہزار من چاول دیناج پور صدر اور بلور گھاٹ سب ڈویژن سے اور تین ہزار من چاول ٹھاکر گاؤں سے ضبط کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ چاول اکٹھے کر رہی ہے۔

لاہور ۲۹ مئی۔ کیمبرج یونیورسٹی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈاکٹر ہیم سنگھ ایم۔ ایس۔ سی (پنجاب) پی۔ ایچ۔ ڈی (کنٹب) کو ایس۔ سی۔ ڈی کی ڈگری پیش کی گئی ہے۔ برطانوی سلطنت میں سائنس کی یہ سب سے بڑی ڈگری ہے۔ اور آپ پہلے ہندوستانی ہیں جنہیں یہ اعزاز ملا ہے۔

دہلی ۳۰ مئی۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل صبح پندرہ جاپانی طیاروں نے جن کے ساتھ بیس لڑاکے جہاز بھی تھے چٹاگانگ کے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا۔ ہمارے طیاروں نے ان کو رستہ میں ہی جا لیا۔ دشمن کا ایک بمبار اور تین لڑاکے جہاز برباد ہوئے۔ اور آٹھوں کو نقصان پہنچا۔ ہمارا صرف ایک ہوا باز معمولی طور پر زخمی ہوا۔ حملہ سے کوئی خاص مالی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ اڈہ میں کچھ لوگ ہلاک اور مجروح ہوئے۔

لنڈن ۳۰ مئی۔ برطانی طیاروں نے کل بہت بڑی تعداد میں جرمنی کے اہم صنعتی شہر ووپرتان پر زور کا حملہ کیا۔ اس شہر میں سوتی کپڑے کے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ اس شہر پر یہ پہلا حملہ تھا۔ امریکن طیاروں نے برطانی اڈوں سے اڑ کر بھاری تعداد میں جرمن یو بوٹوں کے سنٹر سانا زیر پر زور کا حملہ کیا۔

ماسکو ۳۰ مئی۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ نووورسسک کے شمال مشرق میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ لینن گراڈ کو جانیوالی ریلوے لائن کے ایک جنکشن پر جہاں دشمن کا قبضہ ہے۔ روسی طیاروں نے زور کا حملہ کر کے گولہ بارود کے ذخائر برباد کر ڈالے۔

لنڈن ۳۰ مئی۔ اتحادی طیاروں نے سارڈینیا اور پینٹلیریا میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں۔ ریلویز اور گھاٹوں پر حملے کئے۔ ان حملوں میں ایک اتحادی جہاز بھی ضائع نہیں ہوا۔ بحیرۂ ایجین میں دشمن کے جہازی قافلوں پر حملہ کر کے ایک کو ڈبو دیا گیا۔

لنڈن ۳۰ مئی۔ جاپانی امپیریل ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جزیرہ آٹو میں گھری ہوئی جاپانی فوج کے بارہ میں کوئی خبر نہیں آئی۔ اس کا مطلب یہ لیا جا رہا ہے کہ اس کا صفایا کیا جا چکا ہے۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ یارک شائر پوسٹ کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ موسم گرما میں جاپان کی نئی سرگرمیوں کا مظاہرہ ناگزیر ہے۔ تاہم ہٹلر نے سائبریا پر حملہ کرنے کے متعلق جو مطالبہ پیش کر رکھا ہے۔ اس کے تسلیم کئے جانے کی کوئی توقع نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جاپان جنوبی بحر الکاہل میں پیش قدمی کرے۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ برطانی جہازوں نے چربورک پر حملہ کر کے جرمنوں کی نو آب دوزوں کو تباہ یا بیکار کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ فیلڈ مارشل لارڈ گورٹ گورنر مالٹا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مالٹا جنگل کے زخمی چیتے کی مانند حملہ کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ جن ممالک نے اسے نقصان پہنچایا ہے۔ ان سے انتقام لینے کے لئے وہ بہت بے صبر ہے۔

واشنگٹن ۳۱ مئی۔ لارڈ ہیلی فیکس نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ اتحادیوں کو فتح کے خوابوں پر اترانا اور اپنی کوششوں میں سستی نہ پیدا کرنی چاہئے۔ ابھی ہمیں ایک لمبا راستہ طے کرنا ہے۔ سخت لڑائی ہو گی۔ ہم نے دشمن کی بہت سی آب دوزوں کو تباہ کر دیا ہے۔ مگر ابھی یہ خطرہ بالکل دور نہیں ہوا۔ اگرچہ گذشتہ سال دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا گیا ہے۔ مگر اسکی طاقت ابھی کافی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے ابھی جاپان سے لڑنا ہے ہمیں بڑی سے بڑی مشکلات اور قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ شنبہ کی شب کو رور کے اہم صنعتی شہر ووپرتان پر برطانی طیاروں نے جو حملہ کیا۔ اس میں ۱۵ ہزار ٹن بم برسائے۔ آجتک برطانی طیاروں نے اتنا بڑا حملہ کہیں نہیں کیا۔ اس شہر کی آبادی چار لاکھ ہے۔ بیسیوں جگہ آگ بھڑکتی دیکھی گئی۔ فرانس میں فولاد کے ایک کارخانے کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ دہلی ریڈیو کی خبر ہے کہ جو فرانسیسی بیڑا اسکندریہ میں تھا۔ وہ اتحادیوں سے مل گیا ہے۔ اس میں ۲۲ ہزار ٹن کا ایک جنگی جہاز۔ چار کروزر۔ تین تباہ کن جہاز اور ایک آب دوز ہے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ جنرل ڈیگال آج الجیرس پہونچ گئے۔ ایک بیان میں آپ نے کہا سب فرانسیسیوں کو ایک جھنڈے تلے جمع ہو کر فرانس کی آزادی کے لئے لڑنا چاہیے۔

ماسکو ۳۱ مئی۔ روس میں اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ ایک ہفتہ میں جرمنوں کے ۴۵۶ طیارے برباد کئے گئے۔ ان کے مقابل روسیوں کو ۱۱۸ کا نقصان ہوا۔ کوبان میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

واشنگٹن ۳۱ مئی۔ وزارت بحریہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جزیرہ آٹو میں بچی کھچی جاپانی فوج کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ اب چھپے ہوئے کسی جاپانی کے سوا کوئی افسر یا سپاہی زندہ نہیں۔ اترنے کے بعد اٹھارہ روز میں امریکن فوجوں نے اس جزیرہ پر مکمل قبضہ کر لیا۔

چنگنگ ۳۱ مئی۔ چین کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ چینیوں نے یوچوانگ کے اہم درہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ مشرق کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

واشنگٹن ۳۱ مئی۔ امریکن آجکل بڑی کثرت سے [illegible] بالخصوص فرانسیسی، اطالوی اور جرمن زبانیں سیکھ رہے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر